مشور سولان بہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | تورت باتورہ انجیل تجیل | گویان صفت دستیر مبرور محمدؐ

از گفت دلیران جزیرہ سخن آرزوست | منشور ولایت بہ ابوالعاص بازگشت

منشور محمدی

چو منشور ظلمت زوا در جہان | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازو | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بوصفش چنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۵ دین ربیع الآخر ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح ملک ممتاز الاخبار رسم فیضیہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین، سن نے جو دو زبانین | بیکار انھین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہہ گواہی | تحقیق ہے وحدتِ الٰہی
رکھتا ہے جو یہہ چاک سینہ | ہے عاشقِ شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحہ زبرجد | منشور رسالتِ محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جائے فصیح تجھہ پر
اغاز نے تجھ سے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تھا | رب کے کوئی روبرو نہین تھا
اے تجھپہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے زمانہ | منشور محمدی یہہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اس کے یہہ جوانی | ہے لذتِ عمر جاودانی

ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال | اس چودھوین مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے تا شکیبی | ظاہر ہے اس کی دلفریبی
کلمہ پڑھتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین کے رد پر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت سے ترے یہی ہے امید | رکھیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہہ پکارے | ای مومنوای نبی کے پیارے
دیکھو مہر مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد سفید پاک دین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اس کے ہو نا گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدردانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیدار | دل بیچ کے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بیسو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا | کر تا رہے گا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سال بھر مین یکبار | حاصل مرا ہو گا تمکو دیدار

کلکتہ

گول تالاب پر پادریون اور مولویون میں شام کو روز مناظرہ ہوتا ہے اوسی جگہہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۴ء کو ایک ہندو مسلمان ہوا - مہر نیروز -

خبر تار برقی

لنڈن - ۱۴ جنوری چین سے آئے ہوئے کو ایف سے واضح ہوتا ہے کہ کیا تھالک پادریون نے جنوبی چین مین سخت تکلیف اٹھا رہے ہین اور اکثر قید ہو گئے ہین عیسائیون کی مذہبی فوج سنجات نے مدراس مین بڑے بھاری زک اُٹھائی - شحنۂ ہند

مدراس

مدراس کی رپورٹ مردم شماری جو حال ہی مین شایع ہوی ہے - اوس غارتگری کی نہایت خوفناک تصویر پیش کرتی ہے جو عیسائی پادریون کی مذہبی کارروائی نے وہان کے باشندون مین پیدا کی ہے اوس کارروائی سے گذشتہ دس سال مین احاطہ مدراس کے ایک لاکھ ۶۶ ہزار ہندو عیسائی بنائے گئے ہین اور اس مذہب کے لوگ احاطہ مذکور کا کوئی علاقہ نہین ہے جہان کثرت کے ساتھ نہ پائے جاتے ہون - عموماً یہہ لوگ غریب جماعتون ہی سے متعلق ہین - جنکو گذشتہ قحط کے ایام مین - روٹی دکھا دکھا کر - بیرحم عیسائیون نے اپنے مذہب مین داخل کیا ہے - اس قسم کی مذہبی ترقی اگر عیسائیون کے نزدیک ترقی ہے تو بیشک ان کے مذہب کی نسبت خیالات نہایت پست ہین - ان خیالات کی بلندی اور پستی پر بحث کرنا اسوقت ہمارا کام نہین ہے - لیکن ہم بھی یہ ضروریات سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ عیسائی ہو جانا - خیالات کی درستی حقیقت کی واقفیت اور ایسی ہی دیگر امور سے بہت کم تعلق رکھتا ہے - اس قسم کے عیسائیون کی تعداد کا بڑہ جانا جو فقط پیٹ کی خاطر اور روٹی کے لالچ سے پادریون کے پھندے مین گرفتار ہوتے ہین - عیسائی مذہب کی کچھہ بھی عزت قایم نہین کرتا اور نہ اسی بات کو ثابت ہونے دیتا ہے کہ عیسائی لوگ ایمان کے سچے خیالات کے پاکیزہ اعتبار کے زبردست اور خداترسی کے حامی ہین - اخبار عام

بقیہ اثبات قرآن الٰہی

اعتراض تیسرا - کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تھے تم اچھی امت نکالے گئی واسطے لوگون کے (نقاش) یہہ غلط ہے بلکہ یون کہنا چاہیئے تھا انتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے ہو تم بہتر امت نکالے گئے واسطے لوگون کے

دفع اعتراض پادری صاحب کی کہان تک کوئی نمایش کر سکتا ہے - ان اعتراضات بیہودہ سے انکا یہہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ آپ جو علم عربی سے بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہین فی الجملہ واقف و آگاہ ہو جاوین - جناب من کیا آپ کافیہ تک نہین پڑہے جو حقیقت کان سے اس درجہ بے خبر ہو جسکے سبب آپکو ترجمہ تک صحیح کرنا نہین آتا لفظ کان اور اسکے سب مشتقات کے طرح پر ہوتے ہین پہلا ناقصہ دوسرا تامہ تیسرا معنے مین صار کے چوتھا زائدہ اور کان کے دو معنے ہین ایک ثبوت خبر کا دایمی جیسے کان اللہ علیما حکیما یعنے خدا ہمیشہ سے دانا و حکیم ہے

دوسرا ثبوت خبر کا زمانہ گذشتہ مین مگر اس صورت
مین ایک ایسا جملہ جس سے انقطاع ثابت ہو بیان
کر دیتے ہین جیسے کان زید غنیا فافتقر یعنے زید
مالدار تھا پس فقیر ہوگیا - چنانچہ کافیہ مین لکھا ہے
وکان یکون لثبوت خبرہا ماضیا دایما او منقطعا یعنے
کان ہوتا ہے واسطے اپنے خبر کے کبھی ماضی دایمی -
(یعنے زمانہ گذشتہ سے ہمیشہ تک) اور کبھی ماضی
منقطع (یعنے محض زمانہ گذشتہ ہی مراد ہوتا ہے)
اب میرے خیال مین وجہ اس اعتراض پر پادریصاحب
کی معلوم ہوی کہ اس آیت مین افضلیت ہمارے
نبی محمد عربی علیہ السلام کی کل انبیاء مرسلین سابق پر
اور افضلیت اس امت کی کل امم سابقہ پر ثابت ہوتی
ہے بلکہ قیامت تک بھی یہی حال معلوم ہوتا ہے جس سے
پادری صاحب نخل در آتش ہو رہے ہین -

اعتراض چوتھا فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات
یعنے پس لاؤ تم دس سورے قرآن کے سر بیکے
جھوٹ بنا کر (ہود) اس عبارت کا کیا معنے ہے
کچھہ سمجھہ مین نہین آتا اور بالکل معلوم ہوتا ہے غلط

دفع اعتراض افسوس صد افسوس پادری
صاحب علم تاریخ سے بھی بالکل بے بہرہ اور سخت
نابلد ہین کیا یہہ وہی ندائے آسمانی نہین کہ صدہا
بلکہ ہزارہا شعرائے بلیغ و فصیح مشرکان عرب کے
محافل و مجالس مین موحدین و متبعین حضرت رسول
رب العالمین سے سنائی جاتے تھے جسکی مثال ایک
چھوٹی سورۃ لانے پر دے سب بے قدرت ہوکے
پشیمان و شرمندہ ہوجاتے تھے ؟ کیا یہہ وہی صدائے
شور با نہین جو تمام سرزمین عرب بلکہ اکثر اقالیم
مین جو معدن فصاحت و بلغا کا تھا اور جو دشمن نبی عربی
علیہ السلام تھے کیجاتی تھی جسکے جواب سے سب عاجز
ہوکر اپنے زبان پر مہر سکوت لگا لئے تھے ؟ کیا یہہ
وہی آواز نہین جو مخالفین آن حضرت صلعم کے دلون پر
کام تیر کا کرتی تھی ؟ کیا وہی صدا نہین جو کفار و مشرکین
و عابدین لات و منات کے گردنون پر بمثابہ تلوار تھی ؟
کیا یہہ وہی کلام ملک علام نہین کہ کسی کو اسکے معارضہ
و مقابلہ کا یارا نہ رہا اور آن حضرت صلعم کو لاچار ہوکر
ہاتھہ مین شمشیر ان کے انکار عناد کے دفع کے لئے لینا پڑا ؟
کیا یہہ وہی قرآن بلیغ نہین جسکے بلاغت کے سبب لبید
بن ربیعہ سا شاعر مصنف معلقہ رابعہ نے ایمان لایا ؟ کیا
وہی فرقان فصیح نہین جسکی فصاحت نے حسان بن
ثابت جیسے شاعر کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور مشرف
ایمان و اسلام کیا ؟ کیا یہہ وہی کلام معجز نظام نہین
جسکے بلاغت کے بطفیل نابغہ جعدی نے مومن ہوا ؟
کیا یہہ وہی وحی منزل من السماء نہین جسکے فصاحت کے
بدولت کعبین و دیگر شعرائے عرب ایمان لائے ؟
کیا وہی پارہ قرآن مجید و فرقان حمید نہین کہ سب کفار
عرب نے اسکی مثل ایک چھوٹی سورۃ لانے سے عاجز ہوکے
بغرض دفع ندامت ان حضرت صلعم سے لڑا اور لڑ جھگڑ
کر اپنا گھر برباد کیا اور اسلام کا گھر آباد ہوا ؟ باوجود
اس قدر مخالفت و عناد کے کسی فصیح و بلیغ عرب نے
جو مخالف قرآن و نبی زمان تھا اس قسم کا اعتراض

بگیا جیسے اب پادری صاحب کو سوجھا ہے شاید وے
مضمار بلغا جنکا لوہا آجتک سب مخالفین و موافقین
مانتے آئے ہین فہم و فراست علم و لیاقت ذہن و ذکاوت
مین جناب اسکاٹ صاحب سے بھی کم تھے جو انکو اس
قسم کا اعتراض نہ سوجھا۔ کیا ان پر یہہ بات آسان نہ
تھی کہ اس عبارت کو غلط و بے معنے کہکے اپنی ندامت
کو رفع کر لیتے اور اہل اسلام سے اپنا تعاقب دور کر لیتے
بخلاف اسکے انکا تو حال یہہ تھا کہ فصاحت و بلاغت
قرآن کے مقر تھے اور اسی اقرار کے باعث اپنے کو پوشیدہ
کرکے قرآن سننے آتے تھے۔ جب اسکی فصاحت و بلاغت
مین کسیطرح کا عیب نہ پاتے اور اسکے لطف سے تاب
ہو جاتے اور مقابلہ و معارضہ سے عاجز رہتے تھے تو
ناچار اس عبارت کو سحر کہتے تھے مگر کسی نے اس وقت قرآن
مین کوئی عبارت غلط ہونے کا دعوی نہ کیا جیسا کہ آج تیرہ
سو برس بعد پادری صاحب کے زبان کج مج سے نکلا ہے
بر ملبندان سخن کسبوے خود بست ✦ تف بروے فلک
بروے خود دست۔ بلکہ عرب کی یہہ عادت بھی نہین تھی کہ قرآن
کے کسی عبارت کا الٹا معنی کرے اور یہہ کیونکر ممکن ہو سکتا
ہے کہ آخر وے لیئق اور سخن سنج و سخن شناس تھے نہ پادری
صاحب کے طرح بے علم و جاہل۔ غرض کہ لبید بن ربیعہ اور حسان
بن ثابت اور نابغہ جعدی اور کعبین وغیرہ کا ایمان لانا
بلاغت و فصاحت کے تصدیق مین ایک دلیل روشن ہے
جسکا انکار سوائے جاہل معاند کے اور کوئی نہین کر سکتا ہے۔
ایسے فصیح و بلیغ عبارت بھی کسی کے سمجھ مین نہ آئے تو اصل
عبارت کا کیا قصور ہے مثل مشہور ہے ✦ گر نہ بیند

بروز شپرہ چشم ✦ چشمہ آفتاب را چہ گناہ۔

اب ہم اصل جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسکے ملاحظہ
و مطالعہ بعد اہل انصاف پادری صاحب کے عقل و دانش
فہم و بینش کی داد دین جانا چاہئے کہ اللہ تبارک و تعالی
نے اولا مقولہ کفار عرب کو جنکی یادگار سے آج پادری
صاحب موجود ہین بیان فرمایا کہ کفار کہتے ہین کہ محمد صلعم
نے قرآن کو خدا پر باندہ لایا ہے پھر آن حضرت صلعم کو
ارشاد فرمایا کہ اُن کفار کو کہدو کہ اگر تم اپنے دعوے
مین سچے ہو یعنے اس قرآن کو کلام بشر جانتے ہو
اور اسکو میرا افترا سمجھتے ہو تو تم بھی کچھہ عبارت افترا
کرکے لاؤ جس طرح تم مجھکو کہتے ہو۔ اور اس امر کے
اتمام کے لئے سوائے خدا کے سبکو اپنا معاون و مددگار کر لو۔
کیونکہ مین مانند تمہارے ایک آدمی ہون اور تم ہی لوگون
مین پیدا ہوا اور تم ہی لوگون مین نشو و نما پایا اور تمہارے
ہی روبرو لڑکپن سے جوان ہوا اور تم ہی لوگون سے
بات کرنا تمہاری زبان مین سیکھا۔ نہ مین کسی دوسرے
شہر کو گیا جو وہان سے سیکھہ آیا کہین اور نہ مین کسی
مدرسہ مین درس لیا میری شان تو ✦ یتیمی کہ
ناکردہ قرآن درست ✦ کتب خانہ چند ملت بشست
ہے۔ پھر میرے اس حالت مین ایسے فصیح و بلیغ کلام کو میری
طرف نسبت کس دلیل سے کرتے ہو اور وہ کلام خدا
نہونے پر کیا دلیل رکھتے ہو اگر سچے ہو تو کچھہ عبارت بنا
لاؤ کہ تم تو افصح عرب ہو۔ جب مجھسے ایسا کلام صادر ہوے
تو ضرور تم اس سے بہتر نہ سہی اتنا تو کہوگے۔ پھر خدا
نے بعد اسکے فرمایا کہ کفار عرب اگر تمہارے اس کہنے کو نہ

پڑھانے تو جان رکھو کہ مقرر یہہ قرآن کلام خدا ہے جسکے
سوائے کوئی معبود نہین۔ چنانچہ پوری آیت قرآن مجید کی
یہہ ہے۔ ام یقولون افتراہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات
وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔
فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان
لا الٰہ الا ہو فہل انتم مسلمون ترجمہ کیا کہتے ہو کہ
باندہ لاتا ہے (محمد صلعم) اس (قرآن) کو کہہ تو
(اے رسول) پس لاؤ تم دس سورتین اسکے مانند
باندہے ہوئین اور پکارو جسکو پکار سکو سوائے خدا کے
اگر ہو تم سچے پس اگر (وے کفار) تمہارا کہا نکرین
پس جان لو (اے مسلمانو) کہ تحقیق نازل کیا گیا ہے
(وہ قرآن) ساتھہ علم خدا کے اور نہین ہے کوئی معبود سوائے
اسکے پھر اب تم حکم ماننے والے ہوا نہین پس پادری
صاحب ملاحظہ کرین کہ رب العالمین اس آیت مین
کفار کا قول بیان کیا ہے کہ وے کہتے ہین کہ قرآن
کو خدا پر محمد صلعم باندہ لائے ہین پس اُن سے کہو
کہ تم بھی ویسے ہی دس سورتین باندہ لاؤ اور سوائے
اللہ تعالی کے جسکو چاہو اپنا معاون و مددگار مقرر کرلو
اگر تم صادق ہو۔ اور بعد از اسکے مسلمانون کو ارشاد
فرمایا کہ اگر وے کفار اس بات کو نہ قبول کرین تم
یقین کرلو کہ قرآن خدا کا کلام ہے جو آسمان سے
اترا ہے اور وہ ایک ہی خدا ہے پھر تم حکم مان لوگے۔
یہہ آیت کریمہ تحدی کے واسطے نازل ہوی یعنے
پروردگار عالم اِن کفار سے قرآن مجید کا مقابلہ و
معارضہ طلب فرماتا۔ اور مسلمانون کا ایمان بڑہاتا

ہے اور ایسا طرز کلام اہل لسان کے نزدیک جایز ہے
جیسے کہ کہتے ہین کہ اگر تمہارے نزدیک فلان کلام اس
منشی یا شاعر یا مولوی کا نہین ہے اور ہمنے اسکو
زبردستی سے اسپر باندہ لایا ہے تو کیا مضایقہ تم
بھی کوئی ایسا کلام اسپر باندہ لاؤ مگر کسیطرح تو معارضہ
کرو۔ بلا سوچے سمجھے پادری صاحب ایسی فصیح عبارت
کے معنے غلط کہتے ہین حقیقت مین وہی معنے سیدھے
ہین جسے پادری صاحب غلط کہتے ہین مگر عقل و
دانش و علم کی قلت ہے۔ کیونکہ کفار عرب کے قول
کو تسلیم کرکے برکسبیل فرض انہین کے قول سے انکو
جواب الزامی دینا احسن مسلک مباحثہ کا ہے۔
ناظرین باانصاف خوب غور و فکر کو کام مین لاوین
کہ مخالف کے بات کو مان لیکے اسیکے قول سے اسکو
الزام دینا کیسا اعلی درجہ کا جواب ہوتا ہے اور کیا
عمدہ طریقہ مناظرہ کا ہے۔ غرض کہ پادری صاحب
کی اتنی عرق ریزی در بارہ اثبات عدم فصاحت
و بلاغت قرآن کچھہ مفید نہوی اور برعکس اسکے
انکی لیاقت آشکارہ آفاق ہوی عقل و دانش
اسی کا نام ہے ع برین عقل و دانش بباید گریست
بحول اللہ و قوتہ ہم تو پادری صاحب کے سب
اعتراضات کا جواب مدلل تحریر کرچکے ہین جسکا
جواب ہمارے دانست مین پادری صاحب سے ہونا غیر
ممکن ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ بذریعہ اخبار منشور محمدی
چند اعتراضات در بارہ الوہیت مسیح مصلوبی جسپر
دار و مدار مذہب عیسوی کا ہے عموماً ہدیہ حامیان

رین پولوسی اور خصوصًا بدیہ پادری اسکاٹ صاحب
کرون اور مجھے امید ہے کہ اگر وے اعتراضات ٹھیک
و درست ہین تو انکو آپ اقبال کر لینگے اور بلا تعصب
اسکا اعتراف بذریعہ کسی اخبار کے فرما دینگے والا جواب
مدت سے فقیر کو ممنون کرینگے - اب مین اس تحریر کو
دعا پر ختم کرتا ہون -

دعا - آے ! خداوند ہمارے رب کیا ہی بزرگ
ہے تیرا نام زمین پر تو نے اپنی شوکت آسمانون پر
ظاہر کی ہے - آسمان خدا کا جلال بیان کرتے
ہین اور فضا اسکی دستکاری دکھلاتے ہین -
اے خداوند میرے خدا میرا بھروسا تجھپر ہے مجھکو
ان سب دینون سے جو میرے اور تیرے دین اسلام
کے مخالف اور پیچھے پڑے ہین بچا اور اون سے رہائی
دے - آی خداوند میں اپنی جان کو تیرے طرف
اٹھاتا ہون اے میرے خدا مین تجھپر بھروسا
رکھتا ہون تو مجھے تیرے اور تیرے حبیب محمد مصطفی
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے شرمندہ ہونے نہ
دے اور سب مخالفین دین اسلام کے جواب دہی
کی مجھے طاقت و قوت عنایت فرما - ایسا ہو کہ میرے
دشمن مجھپر شادیانہ بجاوین اور اون مین سے بھی
جو تجھ سے امید رکھتے ہین کوئی شرمندہ نہو بلکہ
وے جو ناحق تجھے اور تیرے دین اسلام سے سرکشی
کرتے ہین شرمندہ ہوون اے خداوند مجھے اپنے
راہین دکھا مجھکو اپنے رستے بتلا - اپنی صداقت
مین مجھکو لے چل اور مجھکو تعلیم دے کہ میرا نجات دینے
والا خدا تو ہے - میرے جوانی کے گناہون اور میرے
قصوردن کو یاد مت کر اور مجھکو بخش دے آمین -
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم فقط -
۷ جنوری ۱۸۸۳ء از مدرس محلہ میلاپور -
راقم مسکین المفتقر الی اللہ الکریم العلی السید محمد
فخر الدین النفوی الغزنی المیلاپوری عفی اللہ

معیار المذہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

ای عزیز و تمکو رسالہ تکمیل الادیان کے دیکھنے
سے بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ محمدی تعلیم ایسی عمدہ
اور زندگی بخش ہے کہ دنیا و دین کی بہبودی
اسمین ہے اور موسوی اور عیسوی تعلیم سے بدرجہا
فایق رسالہ مذکورہ مین جس قدر احکام کا مقابلہ
کرکے دونون مذہبون کی تعلیم کو دکھایا ہے -
اوس سے ہر منصف مزاج کو تصدیق ہو سکتی ہے
کہ قرآن مجید نے نہایت عمدگی سے توریت و
انجیل کی تکمیل کی اس سے دو نتیجہ نکلے اول یہہ
کہ اگر تعلیم عیسوی اور موسوی خدا کی تعلیم ہے تو
محمدی تعلیم بھی خدا ہی کی تعلیم ہے کیونکہ خدا کی
تعلیم کو خدا ہی کامل کر سکتا ہے بندے کی طاقت
نہین کہ خدا کی تعلیم کو اپنی عقل سے کامل کرے -
دوسرے یہہ کہ تعلیم محمدی کا ہونا ضرور تھا اگر
یہہ نہوتی تو انسان کے اخلاق کی تکمیل کسطرح
نہوتی بلکہ ناقص تعلیم کی وجہ سے اپنی سرشت

بخش زندگانی سے محروم رہتا اس بنا پر بانی اسلام
علیہ السلام کا یہہ ارشاد ہے کہ مین بھیجا گیا ہون تاکہ
مکارم اخلاق کو پورا کرون اہل انصاف کے نزدیک
اسلام کے حق ہونے کی یہہ کافی دلیل ہے مگر مین
اس تحریر مین کچھہ اور بھی بیان کیا چاہتا ہون
آئینہ اسلام مین اون چند مسایل مین مقابلہ
کیا گیا ہے جو مذہب کے اصول یعنے جڑ نہین ہین
جنپر دارومدار ہو بلکہ فروعات ہین اس تحریر مین
یہہ منظور ہے کہ مختصر طور سے مذہب اسلام کے
اصول اور دین عیسوی کے اصول مین مقابلہ کرکے
طالب حق پر یہہ امر ظاہر کیا جاے کہ مذہب اسلام
کی بنیاد ایسے مستحکم اور سچے اور صحیح اصول پر ہے
کہ کوی عاقل اونپر حرف گیری نہین کرسکتا بلکہ نہایت
بشاشت اور خوشی سے قبول کرتا ہے اور مذہب
عیسائی مروجہ کی بنیاد ایسی بودی اور واہی
اصول پر ہے کہ ادنی تامل سے عقل اونہین مثل
تار عنکبوت کے توڑ دیتی ہے اور بیساختہ کہنے لگتی
ہے کہ وہ مذہب کسیطرح صحیح نہین ہوسکتا جسکے
ایسے باطل اصول ہون - بے تامل عقل سلیم
کہتی ہے کہ جب کسی مذہب کی حقیت اور غیر حقیت
مین بحث کیجاے تو سب سے اول اور ضروری امر
یہہ ہے کہ اوسکی اصول پر نظر ڈالی جاے جنپر اس
مذہب کا دارومدار ہے اور بنجات اخروی اونپر
منحصر ہے اگر وہ صحیح اور درست ہوے تو اوس مذہب
کے حق ہونے کی امید ہوسکتی ہے اور اگر نادرست

ہون تو بلاشک وہ مذہب باطل ہے اوسکی فروعات
پر نظر ڈالنا بیکار ہے کیونکہ جس مکان کی بنیاد ضعیف
ہوگئی ہے سیلاب نے اوسے کاٹ ڈالا ہے اور جو کچھہ
باقی ہے اوسمین سیلابی دوڑی ہوی ہے وہ مکان
ہرگز رہنے کے قابل نہین ہے بلکہ ہر عاقل اوسکے
قریب تک جانے کو منع کریگا گرچہ اوسکی دیوارین اور
اوسکے متعدد قطعات اور اوس کے نقش و نگار کیسی ہی
دلفریب کیون نہون جو سادہ لوح اوسکے ظاہری
دلفریبی پر لوٹ ہوکر اوسمین رہنے کا قصد
کرے اور اوسکی بنیاد کو نہ دیکھی یا وجود دیکھنے کے
اوسمین بجا حجتین نکالی اور اوس خام ضعیف
پتلی بنیاد کو لوہے یا اژدہات کی بنیاد تصور کرے
تو ضرور ہے کہ ایک دن وہ اپنے آپ کو ہلاک
کریگا اوسکی وہ عمدہ دیوارین اور نفیس حجتین
اسکی ہدیون کا ستر کرین گے پھر افسوس اوسکی
حال پر کہ اوس مکان مین ظاہری خوبی نہ دیکھو
اور اوسمین رہنے کا قصد کرے -

الغرض یہہ امر تو ظاہر ہے کہ اول اصول مذہب کا
جانچنا ضرور ہے مگر یہہ امر غور طلب ہے کہ وہ کیونکر
ہے جسکے ذریعہ سے ہم اون اصول کا درست یا نا
درست ہونا دریافت کرین اسکے جواب مین ہر
عاقل یہی کہیگا کہ دو چیزین ہین جنکے ذریعہ سے
انسان اشیا کی بھلائی اور برائی دریافت کر
سکتا ہے **الہام ربانی** اور **عقل انسانی**
مگر الہام ربانی اوسوقت مسند ہوسکتا ہے کہ اوسکا

الہام ربانی ہونا ثابت ہوجاوے اور جبتک اوسکا
الہام ہونا ثابت نہو تو بجز اسکے کہ عقل سے ثبوت دیا جاوے
اور کوئی طریقہ اوس کے اثبات کا نہین ہے لہذا جسوقت
تحقیق مذہب درپیش ہو اور ایک شخص مدعی ہو کر
یون کہے کہ فلان مذہب حق ہے اسوقت بجز اس کے
کہ عقل کے ذریعہ سے ہم اوسکے اصول کی بھلائی اور برائی
دریافت کرین اور کوئی سبیل نہین ہے - ظاہر ہے کہ
جبتک کسی طالب حق نے اوس مذہب کا حق ہونا تسلیم
نہین کرلیا ہے بلکہ اوسکی حقیقت کی جانچ کر رہا ہے -
اوسوقت تک اُس مذہب کی کسی بات کو اس وجہ سے
نہین مان سکتا کہ یہہ اس مذہب کی الہامی بات ہے بلکہ
بلکہ مدعی کو ضرور ہے کہ عقل کی رو سے اوسکو ثابت
کرے اور اگر وہ خلاف عقل ہے تو ہرگز قابل قبول نہین
ہوسکتی اب اگر یہہ کہا جاے کہ اصول کا دریافت کرنا
عقل سے کیا ضرور ہے اوسکے فروعات کی جانچ کرلیجائے
اور اصول کو الہامی مان لیا جائے تو اسکا حال ویسا ہی
ہوگا جیسا ہم مکان کی مثال مین بیان کر آئی ہین کہ
کوئی شخص مکان کی بنیاد کا استحکام تو نہ دیکھی اوپر کی
دیوارون کے قلعی دیکھہ لے -
حاصل یہہ کہ مذہب کی حقیت کے لئے اوسکی اصول کا درست
ہونا ضرور ہے اور اصول کی درستی عقل کے ذریعہ سے معلوم
ہوسکتی ہے اگر اصول خلاف عقل ہین تو مذہب کی حقیت
کسی طرح ثابت نہین ہوسکتی لہذا ہم اس مختصر تحریر مین
مذہب اسلام اور دین عیسوی کے اصول کو بیان کرتے
ہین تاکہ ناظرین حق شناس خود دریافت کرلین کہ کس

مذہب کے اصول صحیح اور درست ہین اور کسکے نادرست

پہلی اصل مذہب اسلام مین سب سے مقدم اس امر کا
ماننا ضرور ہے کہ خداوند خالق عالم یکتا اور بے ہمتا ہے کوئی
شئی نہ اوسکے ذات مین شریک ہے نہ صفات مین جسطرح
وہ اپنی ذات مین بے مانند ہے اوسیطرح وہ اپنی صفات
مین بے نظیر ہے مثلاً اوسکا سا علم اوسکی سی قدرت کسی
مین نہین ہوسکتی وہ ہر عیب سے پاک ہے نہایت عادل اور
منصف ہے غرض کہ جتنی صفات کمالیہ ہین وہ سب کمال
کے ساتھ اوس ذات مقدس مین موجود ہین اس عقیدے
کا بیان قرآن مجید اور احادیث مین جابجا کثرت سے اس
خوبی کے ساتھ موجود ہے کہ جتنی فرقے موحد ہین وہ
بے اختیار آفرین کرتے ہین -
اسمین شک نہین کہ عقل ہزار زبان سے اس اصل کی
عمدگی اور سچائی کا اقرار کرتی ہے کیونکہ جسوقت وہ آسمان
و زمین اور اوس کے عجائبات پر نظر کرتی ہے اور عجیب
عجیب شگوفہ اور طرح طرح کی گلکاریان دیکھتی ہے تو
ششدر اور حیران رہجاتی ہے اور بے اختیار کہنے
لگتی ہے کہ کوئی انکا خالق بڑی قدرت و شان والا ہے
جسنے اپنی قدرت کو اس نیرنگیون سے نمایان کیا ہے
بیشک اوسکی ذات تمام خوبیون سے بھری ہے -
جس وقت تمام عالم کے انتظام اور ہر ہر نوع کی نظم و
نسق پر نظر جاتی ہے کہ کس خوبی اور عمدگی سے ایک
چال پر چلا آتا ہے کسیطرح کا فتور نہین ہوتا باوجودیکہ
کیسے کیسے مخالفون اور سرکشون کا ایک محل مین
اجتماع ہو رہا ہے اس سے اوسکی کمال قدرت اور یکتائی

کے کامل شہادت ملتی ہے کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

ہر گیاہی کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤ اس عمدہ اصل کا عیسائی بھی بظاہر اقرار کرتے ہین مگر واقع مین نہین مانتے کیونکہ تین عقیدے اونکی ایسی خراب ہین جو اس اصل کو بالکل درہم برہم کرتے ہین یہہ ممکن نہین کہ انسان کے دل مین وہ عقیدے بھی ہون اور خدا کی توحید و دیگر صفات کا بھی یقین ہو۔

پہلا عقیدہ تثلیث فی التوحید ہے یعنے خدا تعالے کی ذات مین خالص توحید نہین ہے بلکہ تین شریکون مین یعنے باپ بیٹا روح القدس انمین سے ہر ایک کی عظمت و شان برابر ہے جو صفات باپ مین وہی بیٹے مین وہی روح القدس مین باپ خدا بیٹا خدا روح القدس خدا مگر پھر بھی تین خدا نہین ایک خدا ہے۔

ناظرین انصاف فرمائین کہ اس عقیدے کا ماننے والا کیونکر موحد ہو سکتا ہے صاف صاف تین ذاتین شمار کرتا ہے ہر ایک کو جداگانہ شے قرار دیتا ہے پھر ہر ایک کو خدا کہتا ہے پھر شرک مین کیا شاخ ہوتی ہے جو اسمین نہین ہے اور صاف صاف تین ذاتون کو مان کر اور تین خدا گنا کر یہہ کہدینا کہ پھر بھی تین نہین ایک ہے کسی عاقل کا کام نہین تین چیزین جدی جدی کبھی ایک نہین ہو سکتین البتہ مصنوعی اور عارضی ترکیب سے ایک ہو سکتی ہین مگر وہ وحدت اصلی نہین ہو سکتی اور اسمین ہر ایک جز مجموعہ کے برابر نہین ہو سکتا کیونکہ مجموعہ تو ایک جز سے تین حصہ زیادہ ہے اور عیسائی ایسی توحید سے انکار کرتے ہین بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جسطرح تثلیث اصلی ہے ویسی ہی توحید بھی اصلی ہے اور ہر ایک جز اس تثلیث کا کل کے برابر ہے۔ حاصل یہہ کہ جہان تک اس عقیدے مین غور کیا جاے بجز اسکے کہ غیر ممکن کہا جاے اور اوس کے قائل کو منکر توحید بتایا جاے اور کچھہ نہین ہو سکتا۔

دوسرا عقیدہ ابنیت مسیح یعنے حضرت عیسےٰ خدا کے حقیقی بیٹے ہین مگر باپ سے کم نہین ہین جیسا باپ خدا ویسا ہی بیٹا بھی خدا اسکا حاصل یہہ ہے کہ خدا نے جسم مسیح مین اوتار لیا اسطرح کہ پہلے تو حضرت مریم کی پیٹ مین آیا اور وہ ذات مقدس باوجود غیر محدود اور لا انتہا ہونے کے ایک ناپاک قفس مین بند ہو کر نجاست مین آلودہ رہا اور پھر جس مقام سے مثل اور انسانون کے نکلا اور عرصہ تک جسم مسیح مین رہ کر لوگون کو ہدایت کرتا رہا پھر اپنے بندون کے گناہون کا کفارہ ہوا یعنے اون کے گناہ اپنے ذمہ لیکر پلاطوس کے عہد مین نہایت ذلت و خواری سے سولی دیا گیا اور گناہون کی سزا بھگتنے کے لئے تین دن تک جہنم مین رہا اور گناہگارون کو نجات دی اور پھر جی اوٹھا اور آسمان پر جا کے اپنی باپ کے داہنے ہات جا بیٹھا۔ یہہ دوسرا عقیدہ حقیقت مین دو عقیدے ہین ایک ابنیت مسیح دوسرا کفارہ مسیح یعنے مسیح کو خدا کا بیٹا جاننا اور اوسکا گناہون کی عوض کفارہ ہونا۔

یہہ تین عقیدے ہین جنپر عیسائی مذہب کی بنیاد ہے

* اگر خدا بیٹے کی مقام پر گیا تو کفارہ نہوا کیونکہ عیسائیون کا یہہ عقیدہ ہی کہ خدا تعالیٰ گنہگار کو بغیر سزا دیے نہین چھوڑ سکتا

اب مین کہتا ہون کہ قطع نظر اس سے کہ یہ دونون عقیدے بھی مثل پہلے عقیدے کے عقلاً بالکل باطل ہین کسی طرح ممکن جایز نہین رکھتی کہ وہ ذات غیر محدود مقدس ایک ذراسی جسم کثیف مین آکر مقید ہوجاے اور ساری خدائی خالی کردی نہایت ظاہر ہے کہ اسکی وجہ سے خدا کی قدوسیت اور قدرت اور غیوری وغیرہ مین بٹہ لگتا ہے جب اوس ذات پاک کو ایک جسم مین محدود اور نجاست آلودہ مانا جایگا تو بلا شک اوسکی قدوسیت مین فرق آیگا اور جب یہہ تسلیم کیا گیا کہ بندون کے ہاتہہ سے اوسنے نہایت ذلت اور خواری اوٹھائی اور جہنم مین گیا اور بغیر اسکے اپنے بندون کو نجات نہ دے سکا تو اوسکی غیوری اور قدرت مین بڑا بٹہ لگا کیا کسیکی عقل اسکو قبول کرسکتی ہے کہ جو ذات انسانون کے ہاتہہ سے ذلیل و خوار ہو وہ خدائی کے سزاوار ہو ہرگز نہین ہرگز نہین پھر کیا کوئی شخص حالت ہوش و حواس مین اسکو تسلیم کرسکتا ہے کہ خدا تعالی اپنے بندون کے گناہ بغیر ذلت و خواری اوٹھائی اور جہنم مین جاے معاف نہین کرسکتا حاشا و کلا ہرگز نہین بھلا خیال تو کرو کہ دنیا مین ہر ایک انسان اپنی گنہگار کو بے تکلف جس طرح چاہے معاف کرسکتا ہے اور اس معافی کی وجہ سے ہر طرح وہ تعریف کا سزاوار ہوتا ہے تو کیا خدا کو اتنی بھی قدرت نہین یا اوسکا فضل و رحمت ایسا قاصر ہے کہ گنہگار کو بغیر سزا کے چہوڑ ہی نہین سکتا اگر یہہ کچہہ نہین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف بندون کی نجات کے لئے اوسنے اپنی قدوسیت اور غیوری مین بٹہ

بٹہ لگایا - اب ناظرین ملاحظہ فرماکر انصاف فرماین کہ جس مذہب کی بنیاد ایسے عقیدون پر ہو وہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے عقل سلیم توان عقیدون کو سراسر باطل بتاتی ہے نیاز نامہ کے جواب مین میںنے انکے بطلان مین عمدہ دلایل عقلی اور نقلی لکہے ہین اور جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے ازالۃ الاوہام اور ازالۃ الشکوک اور اظہار الحق اور اصح الاحادیث مین خوب تفصیل کے ساتہہ انکو باطل کیا ہے اور ان کتابون کو چھپے ہوے عرصہ دراز ہوگیا مگر کسی عیسائی نے آج تک جواب نہین دیا اور اہل اسلام کو جانے دو خود عیسایون نے اسکو ایسا رد کیا ہے کہ لندن کے تمام پادری عاجز ہوگئے ہین چنانچہ امریکہ اور لندن مین دو اخبار جاری ہین جنمین ان عقاید کا رد چھاپا کرتا ہے

دوسری اصل خدا کے رسولون کو برحق جاننا اور اوسکے کتابون پر ایمان لانا اور یقین کرنا کہ جو کچہہ اونمین ہے وہ سب خدا کی طرف سے ہے یہہ عقیدہ بھی عقل کے نزدیک نہایت درست اور صحیح ہے بلا شک سچے مذہب مین ایسا عقیدہ ہونا چاہیے کیونکہ جب خدا تعالی ہمارا خالق اور منعم ہے تو ہر ایک امر مین اوسکی رضاجوئی ہمین ضرور ہے اور جس کام سے وہ خوش ہو اوسے بجالانا اور جس سے ناخوش ہو اوس سے بچنا واجب ہے اور اس امر کا دریافت کرنا کہ کس کام سے وہ راضی ہے اور کس سے ناراض ہے بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ وہ رحیم و کریم خود ہے کسی ذریعہ سے ہمپر ظاہر کردے دیکہو کوئی غلام اپنے مالک کو کوئی

علیہ الصلوۃ والثنا پر نازل ہوا چونکہ قرآن مجید مین خدا کی آخری شریعت بیان کی گئی ہے اسلئے یہہ تمام ہدایات کو شامل اور سب

نوکر اپنے آقا اور کوئی رعیت اپنے بادشاہ کی پوری
پوری مرضی نہین دریافت کرسکتا جب تک کہ وہ
خود ظاہر نکردی باوجودیکہ دونون انسان ہین
جو عقل خدا نے مالک کو دی ہے وہی غلام کو دی ہے
اگر فرق ہے تو صرف کمی زیادتی کا ہے غرضکہ باوجود
ایک جنس ہونے کے ایک دوسرے کی مرضی نہین
دریافت کرسکتا پھر جو ذات ایسی برتر ہو کہ انسان
کے وہم وخیال مین بھی نہ سماسکے اوسکی مرضی کو انسان
ضعیف البنیان کما حقہ کیسے دریافت کرسکیگا اس لئے
کسی ذریعہ کا ہونا ضرور ہوا اور جو شخص اس مقام
پر ذریعہ ہے اوسیکو نبی یا رسول کہتے ہین اور جن
باتون کو وہ خدا کی طرف سے بیان کرے اوسکو کتاب
الٰہی کہتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے رسولون
کو اور اوسکے کتابون کو ماننا ضرور ہے کسی طرح کی
اون کے شان مین بے ادبی کرنا خدا کے غصہ کا سبب ہے
ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص کسی بادشاہ یا حاکم
کے ایلچی کو برا کہتا ہے تو اوس حاکم یا بادشاہ کو
سخت ناگوار ہوتا ہے پیغمبر اوس احکم الحاکمین
خداوند تعالیٰ کے ایلچی ہین جب کوئی انہین
برا کہیگا تو ضرور خدا تعالیٰ کی ناخوشی کا باعث ہوگا
عیسائی اسل اصل مین بھی بظاہر مسلمانون کے
شریک ہین مگر حقیقت مین بڑا فرق ہے
کیونکہ مسلمانون کی الہامی کتاب یعنے قرآن مجید
مین تو جابجا اسکی تعلیم ہے اور بہت مقام پر
تمام انبیا اور اونکی کتابون کی تعریف مذکور ہے
کسی مقام سے اشارۃ اور کنایۃ بھی کسی طرح کی برائی
اور حرف گیری ثابت نہین ہوتی جسکا جی چاہے اول
سے آخر تک قرآن مجید پڑھ کر دیکھ لے مگر عیسائیون
کا ہرگز ایسا حال نہین ہے کیونکہ قطع نظر اسکے کہ وہ
نبی آخر الزمان اور اونکی کتاب برحق کو نہین مانتے
(جسکے ماننے پر نجات موقوف ہے) اور انبیا کے نسبت
بھی بہت کچھ زیادتیان کرتے ہین حضرت مسیح کے
نسبت تو ایسے بڑھے کہ بندہ سے خدا بنا دیا (نعوذ
باللہ منہ) اور دوسرے انبیا کی شان کو ایسا گھٹایا کہ
اونکی قول و فعل کو بالکل بے اعتبار کردیا کیونکہ اول تو
وہ تمام انبیا کو گناہون سے معصوم نہین سمجھتے سب
کو گنہگار بتاتے ہین یہان تک کہ جھوٹ اور بت
پرستی اور حرامکاری مین بھی مبتلا ہونا اعتقاد رکھتے
ہین چنانچہ اونکی کتاب سے ان امور کا صادر ہونا انبیا
سے صاف ثابت ہے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب
نبیون سے یہہ تمام گناہ ہوا کرتے ہین تو پھر اون کے قول
و فعل کا کیونکر اعتبار ہوسکتا ہے جب اون سے جھوٹ
بولنا بھی غیر ممکن نہین ہے تو جن باتون کو وہ احکام
الٰہی بیان کرین اوپر کیونکر اطمینان ہو غرض کہ اس
قول نے تمام انبیا اور اونکی تحریرات کو بے اعتبار کردیا
جسکا حاصل یہہ ہوا کہ سوا عیسیٰ کے کسی نبی کے قول و فعل
کا اعتبار نہین (نعوذ باللہ منہ) علاوہ اسکے اونکی
کتاب کو دیکھئے اوسمین انبیائے سابقین اور کتب سابقہ
کے نسبت کیا لکھا ہے۔

پولوس مقدس نامہ ۲ قرنتیون کے باب ۳ درس ۱۴

وہ ہمین یون فرماتے ہین ہم موسیٰ کے طرح نہین ہین جسنے
اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تا کہ بنی اسرائیل اوس اوتہہ
جانیوالے کے غایت تک بخوبی نہ دیکھین لیکن اونکی ہم
تاریک ہوگئی کیونکہ آجتک پورانے عہدنامہ کے پڑہنے
مین وہی پردہ رہتا ہے - پھر نامہ عبرانیون کے باب
۷ ورس ۱۸ مین ہے پس اگلا حکم اس لئے کہ کمزور اور
بیفائدہ تھا اوٹہہ گیا انتہیٰ -
اور نامہ عبرانیون کے باب ۸ ورس ۷ مین ہے اگر وہ
پہلا عہد (یعنے توریت) بے عیب ہوتا الخ ملاحظہ کیجئے
ان مقامات سے کیسی بے وقعتی اور مذمت حضرت موسیٰ
اور توریت کی ثابت ہوتی ہے اور لوتھر صاحب فرقہ
پراٹسٹنٹ کے پیشوا حضرت موسیٰ کی نسبت کیسا لکھتے
ہین وہ بھی ملاحظہ کے قابل ہے وارڈ صاحب اغلاط نامہ
مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۳۷ مین لوتھر صاحب کا قول
اونکی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۰۴ سے اسطرح
نقل کرتے ہین وہ لکھتے ہین - ہم نہ سینگے اور نہ
دیکھینگے موسیٰ کو اس لئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے
تھا اور اوسکو ہم سے کسی چیز مین علاقہ نہین - دوسری
جگہہ لکھتے ہین کہ ہم قبول نکرینگے موسیٰ کو اور نہ اوسکی
توریت کو اسلئے کہ وہ دشمن عیسیٰ ہے پھر لکھتے ہین کہ
موسیٰ تو جلادون کا اوستاد ہے انتہیٰ -
اب فرمائیے کہ جب عیسائیون کی کتاب مین اگلے
کتابون کو عیب دار اور ناقص اور بے فائدہ بتاکر اونہین
لوتھا دیا (یعنے منسوخ کردیا) اور اونکے معتقدا
لوتھر نے کیسی سخت مذمات حضرت موسیٰ اور توریت کو

سنائے تو اب یہہ عیسائی کس موہنہ سے کہتے ہین کہ
ہم انبیا سابقین کو مانتے ہین اور اونکی کتاب کو برحق
جانتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین یہہ محض دہوکا ہے
توریت پر عمل کرنے سے تو کل عیسائیون کو صریح
انکار ہے مگر اوس انکار کو اس پردے مین کہتے ہین
کہ وہ ظاہری شریعت ابتدا مین کسی مصلحت سے مقرر
کی گئی تھے حضرت مسیح نے آکر جب باطنی شریعت ظاہر کی
تو ظاہری شریعت کی حاجت نرہے قصہ مختصر یہہ کہ
اگلی شریعت بیکار اور لغو ہوگئی اب انصاف کا مقام ہے
کہ جب مضامین شریعت کو بیکار اور لغو سمجھا تو عمل کرنا
درکنار صرف اعتقاد اور زبانی اقرار بھی نرہا اب فرمائیے
کہ کتاب کا پشتارا ساتہہ رکھنے سے کیا فائدہ جب مضامین
کتاب کو بیکار اور لغو بتایا اور اوسپر عمل نکیا تو اوسکو
عمدہ کتاب کے ساتہہ مجلد کرنا محض فضول ہے ان یہودیون
کی کچہہ تالیف قلب ہو تو ہو -
الحاصل جسطرح پہلی اصل عیسائیون کی نہایت
خراب اور ناقص نکلی تھی اسی طرح یہہ دوسری اصل بھی
ناقص نکلی جس سے ثابت ہوا کہ اونکی مذہب کی بنیاد
بالکل ناقص ہے بلکہ جسوقت اسپر نظر کیجائے کہ بہت
بڑی اصل اون کے مذہب کی یہہ ہے کہ خدا نے جسم مسیح
مین اوتار لیا تھا اور وہ گناہون کے عوض کفارہ ہوا
تو بے تامل عقل یہہ کہنی ہے کہ جس مذہب کی بنیاد
ایسے عقیدے پر ہو کہ وہ کسیطرح سچا نہین ہوسکتا -
اب ہمکو اوس اعتراض کا جواب دینا بھی ضرور ہے جو
مسلمانون پر دوسری اصل کے نسبت کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ

مطبع مجرالاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -